45713 ـ اگر كسى شخص كو كسٹم معاف ہو تو كيا كوئي اور شخص اس كے نام سے سامان خريد سكتا ہے ؟

سوال

ميں اور ميرے ساتھ كچھ بھائى ايسے ملك ميں ڈپلوميٹ ہيں جہاں ہميں كسٹم معاف ہے، اور اس ملك كے كچھ لوگ ہمارے نام سے سامان خريدنے آتے ہيں اور كسٹم كى اس چھوٹ كے عوض ميں ہميں كچھ مالى رقم بھى ديتے ہيں تو كيا ايسا كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ سوال دو امور پر مشتمل ہے:

اول:

جسے كسٹم كا نام ديا جاتا ہے، اور يہ وہ ٹيكس ہے جو سامان اور مال پر ليا جاتا ہے، اور مسلمانوں سے اس كا لينا تو بہت شديد حرام ہے، اور يہ وہى ٹيكس ہے جس كے متعلق رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" بلا شبہ ٹيكس لينے والا جہنم ميں ہے" مسند احمد حديث نمبر (16553)، علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے السلسلۃ الصحيحۃ ميں اسے صحيح قرار ديا ہے، ديكھيں حديث نمبر (3405).

اور سوال نمبر (25758) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

اور انسان كے ليے ہر اس ممكن وسيلہ اور طريقہ كے ذريعہ اس حرام ٹيكس سے چھٹكارا پانا مشروع ہے جس كى بنا پر اسے كوئى نقصان يا اس سے بھى بڑھ كر فساد پيش نہ آتا ہو، اگرچہ يہ كسى حيلہ كے ساتھ ہى كيوں نہ ہويا اس پر ہونے والے ظلم سے چھٹكارا پانے كے ليے اسے پيسے ہى كيوں نہ ادا كرنے پڑيں.

اور اگر كوئى قائل يہ كہےكہ:

يہ تو انسان كا مال لے كر اپنے حق كو چھوڑنے اور ترك كرنے ميں سے ہے اور ايسا كرنا جائز ہے (اور يہ فقہاء كے ہاں اسقاط يا فراغ كے نام سے جانا جاتا ہے، اور مالكيہ نے شفعہ كا حق ترك كرنے كے عوض ميں مال لينے كو جائز

قرار دیا ہے، اور احناف مال کے عوض ملازمت اور پرورش کا حق ترک کرنا جائز قرار دیا ہے .

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ (4 / 243) (32 / 83).

تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

یہ اس میں سے نہیں، کیونکہ جو کسٹم معاف کرتے ہیں وہ صرف انہیں معاف کرتے ہیں جوان کی لائن میں اور سلسلے کی کڑی کے ایك فرد ہوں، اور وہ اس امتیاز کو ایسی فرصت اور موقع بنانے کی اجازت نہیں دیتے کہ اس سے ان افراد کے علاوہ کوئی اور فائدہ اٹھائے، پھر کسی دوسرے کا مال وا گزار کروانا دھوکہ اور حیلہ کی ایك قسم ہے، اور اگر یہ جائز بھی ہو تو ضرورت کی بنا پر ہو گا، اور اس کے پیچھے نفع نہیں اٹھایا جاسکتا.

ذیل میں ہم بعض نصائح پیش کرتے ہیں:

1 ـ اس سلسلہ میں ملازمت کرنے والے ڈپلومیٹ کو چاہیے کہ وہ اپنے بھائیوں کی بلا معاوضہ خدمت کریں، کیونکہ ایسا کرنا ان سے ظلم دور کرنے کے باب میں سے ہے اور یہ بقدر استطاعت واجب ہے.

2 ـ اگر وہ یہ خدمت فری اور بلامعاوضہ نہیں کرنا چاہتے تو پھر وہ اس مثلی اجرت سے زیادہ وصول نہیں کرسکتے جو انہوں نے سامان کارگو کروانے اور اسے لینے اور سارے معاملات نپٹانے یا پھر اس کے ساتھ سفر وغیرہ میں خرچ کیا ہو.

اس کے ساتھ انہیں تنبیہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ نرمی کرنی چاہیے اور اس میں انہیں نیت اچھی رکھنی چاہیے، اور ان کا ہم وغم فقط مال جمع کرنا ہی نہیں ہونا چاہیے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .